مطبوعات

قادیانی مذہب | یہ جناب محمد الیاس برنی صاحب ایم اے ال ال بی ناظم دارالترجمۂ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کی کتاب "قادیانی مذہب" کا تیسرا اڈیشن ہے، جو مزید مضامین کے اضافہ کے ساتھ ۶۰۰ صفحات تک پہنچ گیا ہے۔ فاضل مؤلف نے اس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے خلفاء اور خواص متبعین کی تحریروں کے اقتباسات جمع کرکے اس قابلیت کے ساتھ ان کو مرتب کیا ہے کہ ایک نظر میں مرزا صاحب کی شخصیت، ان کی سیرت ان کے اخلاق و معاملات، ان کے عقائد اور ان کے مذہب کی ابتدا و انتہا، غرض سب کچھ انسان کے سامنے آجاتا ہے، اور اس کو دیکھ کر ایک صحیح الفکر آدمی خود فیصلہ کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوائے نبوت میں کس حد تک صادق ہوسکتے ہیں۔ اور ان کا مذہب کہاں تک اس قابل ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے۔ مرزا صاحب اور ان کے مذہب کے اساطین کی جتنی تحریریں نقل کی گئی ہیں۔ وہ سب ان کی اپنی کتابوں سے منقول ہیں، اور ہر اقتباس کا پورا پورا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ ان تحریروں کو دیکھنے سے کم از کم ہم تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبی ماننا تو درکنار، ایک متقی، اور نیک نیت انسان سمجھنا بھی مشکل ہے، اور ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ نے آنکھیں دیکھنے اور عقل سمجھنے کے لیے دی ہے، وہ کیونکر اس کیرکٹر اور ان خیالات کے آدمی کو اللہ کا رسول تسلیم کرسکتے ہیں۔

محرم کے ترجمان القرآن میں اس مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ بحث کی جاچکی ہے کہ اسلام میں سلسلۂ نبوت کے جاری ہونے کی قطعًا کوئی گنجائش نہیں ہے، اور اسلام کے لیے اس سے زیادہ خطرناک

کوئی فتنہ نہیں ہو سکتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص آئے اور کہے کہ مسلمان ہونے کے لیے محمدؐ اور قرآن پر ایمان لانا کافی نہیں بلکہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے ، وہ محمدؐ اور قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود کافر ہے اس قسم کا دعویٰ کرنے والا صریح نصوص قرآنی کا منکر ہے، ضروریات دین میں سے ایک اہم ضرورت کو ساقط کرتا ہے اسلام کی عین بنیاد پر ضرب لگاتا ہے اور تمام دشمنان اسلام سے بڑھ کر اسلام اور اسلامی جمعیت و وحدت کا دشمن ہے پس کسی مسلمان کے لیے تو یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ وہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی نبوت پر ایمان لائے خواہ وہ مدعی نبوت کیسا ہی متقی اور نیک اور صاحب کمالات ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام سے باہر ہو کر کسی شخص کی نبوت پر ایمان لانے کے لیے مستعد ہو تو بہرحال یہ تو دیکھنا از روئے عقل اس کا فرض ہے کہ جو شخص اس کے سامنے نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس کے اخلاق اور اعمال اور اقوال اس کے دعوےٰ کی کس حد تک تائید کرتے ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے مذہب کے اساطین کی تحریریں ان کی جو تصویر پیش کرتی ہیں، افسوس کہ وہ اس غیر اسلامی نقطۂ نظر سے بھی اس لائق نہیں کہ کوئی آنکھوں والا اس کا گرویدہ ہو۔

اس مرتبہ چونکہ کتاب بہت ضخیم ہو گئی ہے۔ اس لیے جناب مولف نے اس کی قیمت مقرر کر دی ہے لیکن وہ صرف دو روپیہ ہے، جو شائد اصل لاگت سے زیادہ نہیں۔

نگارستان کشمیر | تالیف قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی ضخامت ۴۱۰ صفحات قیمت عہ
ملنے کا پتہ :۔ مولوی محمد ادریس صاحب میرٹھی۔ مکتبۂ شرقیہ۔ دہلی۔

سیاحت کشمیر کے موقع پر قاضی صاحب نے کشمیر کی وہ تاریخیں دیکھیں جو بعض ہندو مصنفین نے لکھی ہیں۔ ان میں مسلمان فرمانرواؤں' اور عام مسلمانوں'' اور ان کے ساتھ خود اسلام پر جیسے رکیک حملے کیے گئے ہیں، ان کو دیکھ قاضی صاحب کو خیال ہوا کہ کشمیر کے صحیح اور مستند حالات جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں پیش کریں۔ نگارستان کشمیر اسی خیال کی عملی تعبیر ہے۔ اس کتاب میں ہندوؤں کے

دور حکومت کی تاریخ خود ہندو مورخین کی کتابوں سے اخذ کرکے لکھی گئی ہے۔ اور مسلمان فرمانرواؤں کے حالات بعمدہ تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ان حملوں کی بھی تردید کی گئی ہے جو کشمیر کے ہندو مصنفین نے مسلمان فرمانرواؤں اور اسلام پر کیے ہیں۔ کتاب فی الجملہ محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے لیکن کہیں کہیں غیر متعلق مباحث میں اطناب سے بھی کام لیا گیا ہے۔

ضروری کہانیاں | مولفہ قاضی عبدالصمد صاحب سیوہاروی قیمت ۶ ر۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد ادریس میرٹھی، مکتبۂ مشرقیہ دہلی۔

اس مختصر رسالہ میں مولف نے تاریخ ہند کے ہندو اور مسلمان مشاہیر کے سبق آموز واقعات کہانی کے انداز میں لکھے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان بچے دونوں قوموں کے اکابر سے اس طور پر روشناس ہوں کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے نفرت کے بجائے ایک دوسرے کے لیے احترام کے جذبات پیدا ہوں۔

سودیشی اردو | مولفہ قاضی عبدالصمد صاحب سیوہاروی۔ قیمت ۴ ر۔ ملنے کا پتہ مولوی محمد ادریس میرٹھی مکتبہ مشرقیہ۔ دہلی۔

یہ تیس صفحہ کا رسالہ ہے جس میں مولف نے چند مختصر مضامین خالص سودیشی اردو میں لکھے ہیں۔ حمد سے لیکر تمت تک پورے رسالہ میں عربی اور فارسی کا ایک لفظ نہیں آیا ہے۔ اس قسم کی اردو کا ایک نمونہ سید انشا نے لکھا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک شاید کسی نے ایسی خالص اردو نہیں لکھی۔

عصر جدید | تالیف جناب جانکی پرشاد صاحب۔ ضخامت ۱۰۵ صفحات مجلد قیمت عہ ملنے کا پتہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد

اس مختصر کتاب میں مولف نے اعلیحضرت میر عثمان علیخاں بہادر فرمانروائے دولت آصفیہ کے عہد حکومت کی تاریخ اور علوم و فنون کی ترقی، رفاہ عام کے کارناموں اور انتظامی اصلاحات کے متعلق مفید معلومات جمع کردی ہیں۔ غیر ضروری تفصیل و اطناب کو چھوڑ کر ہر شعبۂ ریاست کی ترقیات و اصلاحات کے

متعلق صرف کام کا مواد اخذ کیا ہے اور اس کو اچھے سلیقہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ زبان ستھری اور انداز بیان واضح ہے مؤلف کتاب دار الترجمہ جامعۂ عثمانیہ کے ایک لائق کارکن ہیں اور یہ بات اس علمی محکمہ کے لیے موجب امتیاز ہے کہ اس کے اہل دفتر میں بھی تصنیف و تالیف کا ذوق پایا جاتا ہے۔ کتاب کی زبان اور حسن ترتیب اور اسلوب بیان کو دیکھ کر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا لکھنے والا ایک دفتر میں محض کارکن ہوگا۔

انوار آصفیہ تالیف جناب مولوی منظر علی صاحب اشہر صاحب منظر الکرام۔ ضخامت ۳۰۰ صفحات۔ مؤلف سے نظام دار النشر کلب خیرت آباد دکن کے پتے پر مل سکتی ہے۔

اس کتاب میں اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں مرحوم و مغفور اور اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں بہادر کے ان فرامین کے حوالے درج کیے گئے ہیں جو سنہ ۱۳۱۹ھ سے ۱۳۴۹ھ تک عطائے جاگیرات و مناصب کے متعلق نافذ ہوتے رہے ہیں مؤلف نے یہ مجموعہ برسوں کی محنت سے تیار کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ فرامین بڑی تلاش و تجسس سے اخذ کیے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اس کا فائدہ حیدرآباد دکن کے جاگیرداروں اور اہل مناصب کے لیے ہے کیونکہ ان دونوں جلیل القدر فرمانرواؤں نے اپنے فرامین میں جگہ جگہ عطائے جاگیرات و مناصب کے متعلق ریاست کی پالیسی اور اس کے اصول کی تشریح کی ہے جس سے آئندہ مواقع پر نفاذ کا کام لیا جا سکتا ہے لیکن ایک عام مطالعہ کرنے والے کے لیے بھی اس کتاب میں دلچسپی کا کافی سامان ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی بہت سی بڑی بڑی ریاستیں مثلاً جےپور اودے پور جودھپور اورچھا اور بیکانیر وغیرہ اس وقت تک سلطنت آصفیہ کی جاگیردار ہیں ریاست اندور کا فرمانروا اس سلطنت کا ایک پٹیل ہے۔ نیز اس کتاب سے آپ کو شاہان آصفی کی فیاضی رواداری اور عالی حوصلگی کے بہت سے نمونے ملینگے۔ مثلاً اکبر بادشاہ کی سند دکھلانے پر ایک شخص کو جاگیر دی جاتی ہے۔ جاگیرداروں کے جانشینوں پر جاگیریں بحال کرتے وقت بار بار تاکید کیجاتی ہے کہ دوسرے شرعی وارثوں کے حقوق ادا کریں۔ گردواروں، مندروں، دیولوں اور دوسرے غیر مسلم معابد کے خدام کی معاشیں بحال کرتے وقت ان پر شرط عاید کی جاتی ہے کہ اپنی

مذہبی خدمات پابندی کے ساتھ ادا کریں گے بیوہ عورتوں کے نام ان کے شوہروں کے گذارے جاری کرنے کے تحت نکاح ثانی کی جو قید لگائی جاتی تھی اس کو صرف اس خیال سے حذف کیا جاتا ہے کہ مبادا گذارا بند ہونیکا خوف عورتوں کو نکاح سے روک کر حرام کاری میں مبتلا کرے۔

مجموعہ صرف ونحو اردو مؤلفہ قاضی ڈاکٹر خلیق احمد صاحب صدیقی صدر خطیب و مفتی ریاست جوناگڈھ ضخامت ۱۲۴ صفحات قیمت ۹ ریولت سے کنگ روڈ۔ جوناگڈہ (کاٹھیاوار) کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

اس کتاب میں زبان اردو کے قواعد سہل طریقہ سے بیان کیے گئے ہیں اور حتی الامکان غیر مانوس اصطلاحات کو چھوڑ کر صرف وہی اصطلاحات استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اردو میں مستعمل ہو چکی ہیں۔ یا جن کا استعمال ناگذیر ہے۔

مسلم ریویو کا خاص نمبر لکھنؤ کے اس انگریزی رسالہ پر اس سے پہلے تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ زیر نظر پرچہ اس کا خاص نمبر ہے جس میں نومبر اور دسمبر کے پرچے ملے ہوئے ہیں تمام تر مضامین قرآن مجید، سیرت نبوی اور مختلف اسلامی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں ڈاکٹر خالد شیلڈریک کا مضمون "طلوع سحر" ڈاکٹر زکی الدین کا مضمون "سائنس میں اسلام کا حصہ"، ڈاکٹر شاہ نواز خاں کا مضمون "اسلام اور جدید سائنس"، ڈاکٹر حسین کا مضمون "پیغمبر (علیہ السلام) کا کام اور پیغام" خاص طور پر قابل دید ہیں۔ ڈاکٹر شیلڈریک نے اسپین کے مسلمانوں کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جن خاندانوں کو اسپین کی ظالم حکومت نے جبراً عیسائی بنا لیا تھا وہ صدیوں تک ظاہر میں عیسائی بنے رہے اور کلیسا میں جا کر عبادت کرتے رہے، مگر ان کے دلوں میں اسلام نے ایسا گھر کیا تھا کہ کسی کے نکالے نہ نکلا۔ یہ راز اس وقت کھلا جب اسپین کی بادشاہی کا خاتمہ ہوا اور نئی جمہوریت نے مذہبی آزادی کا اعلان کیا۔ اعلان آزادی کے بعد بہت سے مسلمان خاندانوں نے اپنے پوشیدہ اسلام کا اظہار کر دیا اور مسجد میں جا کر نماز ادا کی یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے، اور اسلام کا زندہ معجزہ۔

فضل فونٹن پن

(سنیر ۸۶ء جونیر ۱۱) نیا اسٹاک آچکا ہے۔

نمونہ و مقدار قیمت و آپ علاوہ اس کے سامان اسٹیشنری و کاغذ وغیرہ خط و کتابت سے طلب فرمایئے۔

فدا علی محمد علی تاجر کاغذ چھتہ گھٹی حیدرآباد دکن